BUJIS
BAHRIA UNIVERSITY JOURNAL OF ISLAM AND SOCIETY
pISSN No: 0000-0000 eISSN No: 0000-0000
Volume: 01, Issue: 01 (June 2025)
Email: bujis.bukc@bahria.edu.pk.com
Website: www.bujis.bahria.edu.pk
DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES, BAHRIA UNIVERSITY KARACHI CAMPUS

سورہ ہود میں انبیاء علیہم السلام کے دعوتِ توحید کے مناہج:
حضرت شعیب علیہ السلام کے طریقۂ دعوت کا تخصیصی مطالعہ

The Methodologies of Prophets in Preaching Toheed in Surah Hud: A Focused Study on the Approach of Hazrat Shu'ayb (A.S.)

Muhammad Asad[1] **Muhammad Farooque**[2]
[1]National University of Modern Languages, Islamabad. Asadraj5556@gmail.com
[2] International Islamic University, Islamabad. **Email**: mohammadfarooque092@gmail.com

ABSTRACT

Surah Hud offers a rich narrative of various prophets and their missions to guide their nations toward the belief in one God (Tawheed). Among these, the account of Prophet Shu'ayb (A.S.) is especially noteworthy due to its focus on ethical, economic, and moral dimensions of societal reform. This study aims to examine the distinctive methodology of Hazrat Shu'ayb (A.S.) in preaching monotheism, as presented in Surah Hud. The analysis highlights how his call to faith was deeply intertwined with issues of social justice, honesty in trade, and the rejection of corruption. By contextualizing his message within the broader objectives of Islamic dawah, this paper sheds light on the practical and comprehensive nature of his prophetic approach. The findings reveal that Prophet Shu'ayb's (A.S.) method provides a timeless framework for addressing both spiritual and societal challenges, making it highly relevant for contemporary Islamic discourse.

Article Information

Received
June 10, 2025
Revised
June 28, 2025
Accepted
Sep 23, 2025
Published
Sep 30, 2025

Keywords:
Prophet Shu'ayb
Dawah strategies
Monotheism
Islamic preaching
Socio-economic reform

Funding
This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

1۔ سورہ ہود کا تعارف، نزول اور اہم مضامین

الف: تعارف

اس سورہ کی آیات کی تعداد 121 ہے۔ اہلِ شام و اہلِ بصرہ کے نزدیک اس کی آیات 122 ہیں۔ اہلِ کوفہ کے نزدیک 123 شمار کی گئی ہیں۔[1] سورہ ہود قرآن کریم میں سورہ یونس کے بعد اور سورہ یوسف سے پہلے نازل ہوئی۔ نزول کے اعتبار سے یہ قرآن کی باون (52) ویں سورہ ہے۔ البتہ امام ابن عطیہؒ نے سورہ ہود کی تفسیر کے دوران یہ رائے نقل کی ہے کہ سورہ ہود، سورہ یونس سے پہلے نازل ہوئی، کیونکہ سورہ ہود میں چیلنج دس سورتوں کے ساتھ کیا گیا ہے، جبکہ سورہ یونس میں ایک سورہ کے ساتھ چیلنج کیا گیا۔[2] قرآنِ مجید کے موجودہ مصحف (ترتیبِ تلاوت) میں یہ سورہ؛ سورہ یونس کے بعد اور سورہ یوسف سے پہلے ہے، اور گیارہویں (11) سورہ کے طور پر شامل ہے۔

ب: سببِ تسمیہ اور احادیث میں تذکرہ

اس سورہ کو تمام مصاحف، تفاسیر اور کتبِ حدیث میں "سورہ ہود" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور نام معروف نہیں ہے۔ اسی نام سے نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت منقول ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا

"شيبتني هود، والواقعة، والمرسلات، وعم يتساءلون، وإذا الشمس كورت"[3]

---

[1] ملاحظہ ہو: محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي (المتوفى: 1393ھ) تفسير التحرير والتنوير الناشر: الدار التونسية للنشر – تونس، سنة النشر: 1984ھ (11/312)

Ibn ʿĀshūr, Muḥammad al-Ṭāhir ibn Muḥammad ibn Muḥammad al-Ṭāhir. *Al-Taḥrīr wa-al-Tanwīr*. Tunis: al-Dār al-Tūnisiyya li-al-Nashr, 1984. Vol. 11, pp. 312–314.

[2] ملاحظہ ہو: ابن عاشور (11/312)

Ibid.

[3] الترمذی، سنن الترمذي (5/255) ح نمبر: 3297

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ترجمہ: "مجھے سورہ ہود، الواقعہ، المرسلات، عم یتساءلون اور إذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔"

یہ روایت مختلف اسناد سے، معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ، متعدد طرق سے مروی ہے جن میں بعض ایک دوسرے سے زائد ہیں۔

اس سورہ کو "سورہ ہود" اس لیے کہا گیا کیونکہ اس میں حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر پانچ مرتبہ آیا ہے۔ اور ان کا واقعہ اس سورہ میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے بیان ہوا ہے، جبکہ دیگر سورتوں میں ایسا نہیں۔ مزید یہ کہ اس میں قومِ عاد کو واضح طور پر "قومِ ہود "کہا گیا ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :﴿أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ﴾ [هود: 60]" خبر دار! عاد، قومِ ہود پر لعنت ہو"!

ج: مقام اور سببِ نزول:

جمہور مفسرین کے نزدیک یہ پوری سورہ مکی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ، ابن الزبیرؓ اور قتادہؒ سے بھی یہی منقول ہے۔ البتہ ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ [هود: 114] [4]

"اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔"

جبکہ امام ابن عطیہؒ کے مطابق، سوائے تین آیات کے یہ سورہ مکی ہے۔ وہ تعین آیات؛﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ﴾[هود:12]﴿أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ...﴾[هود:17] کہا جاتا ہے کہ یہ آیت

al-Tirmidhī, Abū ʿĪsá Muḥammad ibn ʿĪsá ibn Sawrah ibn Mūsá ibn al-Ḍaḥḥāk. *Sunan al-Tirmidhī.* Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir (vols. 1–2), Muḥammad Fu'ād ʿAbd al-Bāqī (vol. 3), and Ibrāhīm ʿAṭwah ʿAwaḍ (vols. 4–5). 2nd ed. Cairo: Maktabat wa-Maṭbaʿat Muṣṭafá al-Bābī al-Ḥalabī, 1975.

[4] ملاحظہ ہو: ابن عاشور، التحریر والتنویر (11/312)

Ibn ʿĀshūr, v.11, p312

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ...﴾ [ھود:114] بعض اقوال کے مطابق یہ آخری آیت ابوالیسرؓ کے واقعے کے حوالے سے مدنی ہے۔

تاہم محققین کے نزدیک یہ تمام آیات بھی مکی ہیں، اور جو روایات ان کے مدنی ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں وہ دراصل زمانہ نزول کے گمان کی بنیاد پر ہیں، جن کی اصل دلیل کمزور ہے۔ خاص طور پر پہلی آیت (آیت 12) کے مکی ہونے میں کوئی شک نہیں۔[5]

د۔ سورہ ہود کے اہم مضامین اور اغراض

سورہ ہود میں کئی اہم مقاصد اور مضامین شامل ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔ معارضہ اور چیلنج: سورہ کی ابتدائی آیات میں قرآن سے معارضہ (چیلنج) کا اشارہ ہے، جیسا کہ حروفِ مقطعات (الٓر) سے معلوم ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے قرآن کی فضیلت اور صداقت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

2۔ توحید اور شرک کا بیان: شرک کی نفی کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نبی ﷺ کی دو اہم ذمہ داریاں بیان ہوئی ہیں جن میں کافروں کو ایک عظیم دن (قیامت) کے عذاب سے خبردار کرنا۔ اور ایمان والوں کو ایک مقررہ وقت تک اچھا انجام دینے کی بشارت دینا۔ اس بات کا اثبات بیان ہوا ہے کہ قیامت اور حشر واقع ہونے والی ہے اور اللہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔ جس میں انسان کے ظاہر و باطن پر اللہ کی نگرانی اور انسانوں کی تخلیق جزا و سزا کے لیے ہے اور اس رب کی قدرت کہ اللہ ہی کائنات کے تمام جانداروں کا نظام چلا رہا ہے۔ تمام مخلوقات کا خالق اللہ ہے؛ ابتدا بھی اسی نے کی اور انجام بھی اسی کی طرف ہے۔

3۔ اعجازِ قرآن: قرآن کو معجزہ بنا کر پیش کرنا جس میں اس کتاب کی حقانیت کے لیے چیلنج کہ یہ لوگ اس کی مثل پیش نہ کر سکے، اس سے ان کی ناکامی اور ابدی خسارے کا اعلان ہوتا ہے۔

[5] ملاحظہ ہو: ابن عاشور، التحریر والتنویر (11/312)

Ibn ʿĀshūr, v.11, p312

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

4۔ انجامِ فرمانبرداری اور نافرمانی کی خبر: سابقہ امتوں کے تذکرے کی صورت میں مومن اور مشرک کا انجام بیان ہوا ہے۔ جس میں قومِ نوح، عاد، ثمود، ابراہیم علیہ السلام، قومِ لوط، اصحاب مدین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کے مناہج پیغام رسانی اور ان کے نتائج مذکور ہوئے ہیں۔

5۔ نبی کریم ﷺ کی دلجوئی اور تسلی کی گئی ہے کہ آپ کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات اور ناجائز مطالبات کو تسلیم نہ کریں بلکہ صبر واستقامت کے ساتھ اللہ کے پیغام کو واضح انداز سے بیان کرتے رہیں اور اللہ کے لیے ہی عبادت (نماز) قائم کریں۔[6]

2۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا تعارف

حضرت شعیب علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبر تھے جنہیں قومِ مدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ قرآن میں انہیں "اخاهم شعيبا" (ان کے بھائی شعیب) کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ قوم مدین کے فرد تھے اور ان سے قریبی تعلق رکھتے تھے۔ (سورۃ الاعراف:85)

نسب اور اہم اوصاف

مفسرین کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام کا نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ملتا ہے، تاہم اس میں اختلاف موجود ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے مدین کی نسل سے تھے، جو قومِ مدین کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔[7] اسی لیے حضرت شعیب علیہ السلام کو "نبی مدین" بھی کہا جاتا ہے۔[8] آپ مدین

---

[6] ملاحظہ ہو: ابن عاشور، التحریر والتنویر (11/314)

Ibn ʿĀshūr, v.11, p314

[7] زحيلي، التفسير المنير، دوهبة بن مصطفى الزحيلي، التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج، الناشر: دار الفكر المعاصر – دمشق، الطبعة: الثانية، 1418ھ- عدد الأجزاء: 30، (12/124)

[8] ملاحظہ ہو: عماد الدین ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ط العلمیۃ (3/401)

al-Zuḥaylī, Wahbah ibn Muṣṭafá. *Al-Tafsīr al-Munīr fī al-ʿAqīda wa-al-Sharīʿa wa-al-Manhaj*. 2nd ed. Damascus: Dār al-Fikr al-Muʿāṣir, 1997–1998 (1418 AH). 30 vols. Vol. 3, p.401

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

کے علاقے میں مقیم تھے،[9] جو آج کے جنوبی اردن اور شمال مغربی سعودی عرب کے درمیان واقع ایک علاقہ تھا۔ قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی کم از کم دو بیٹیاں تھیں۔

شخصی اوصاف کی بات کی جائے تو آپ نہایت فصیح، بلیغ اور حکیم مزاج شخصیت تھے۔ ان کی دعوت دلائل، نرمی، اخلاق اور حکمت سے بھرپور تھی۔ اسی وجہ سے انہیں "خطیب الانبیاء" یعنی "انبیاء کا خطیب" کہا جاتا ہے۔

ب: دیگر انبیاء کے ساتھ تعلق

حضرت شعیب علیہ السلام سیدنا ابراہیم سے تعلق کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی مذکور رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں [10] میں بیان ہوا ہے: بعد میں ان لڑکیوں میں سے ایک نے موسیٰ کو اپنے والد (جو کہ مفسرین کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام تھے) کے پاس بلایا۔ حضرت شعیب نے موسیٰ کی شرافت، دیانت اور کردار سے متاثر ہو کر اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا، اور مہر کے طور پر آٹھ یا دس سال کام کرنے کی شرط رکھی۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی کم از کم دو بیٹیاں تھیں۔

ج: آپ کا مزار

حضرت شعیب علیہ السلام کا مزار جو اردن کے شہر سلط کے جنوب میں واقع وادی شعیب میں واقع ہے۔ یہ ایک جدید مسجد ہے جس میں ایک قبر موجود ہے جو نبی شعیب سے منسوب ہے۔ یہ اردن کے اہم تاریخی مقامات میں سے

---

[9] ملاحظہ ہو: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)، تفسير القرآن العظيم، المحقق: سامي بن محمد سلامة الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة: الثانية 1420هـ-1999م (3/401)

Ibn Kathīr, ʿImād al-Dīn Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar al-Qurashī al-Baṣrī, al-Dimashqī. *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*. Edited by Sāmī ibn Muḥammad Salāmah. 2nd ed. Riyadh: Dār Ṭaybah li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1999 (1420 AH). 8 vols. Vol. 3, p. 401.

[10] سورۃ القصص (28:22-28)

Al Quran: Qasas: 28

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ایک ہے اور زائرین کو اپنی طرف متوجہ کرنے والے مشہور مقامات میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرموت میں بھی آپ کی طرف ایک مزار منسوب ہے۔[11]

د: قرآن مجید میں تذکرہ

قرآن مجید میں حضرت شعیب کا تذکرہ سورہ الاعراف، سورہ ہود، الشعراء، اور سورہ عنکبوت وغیرہ میں ہوا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو "خَطِيبُ الأَنبِيَاءِ" (انبیاء کا خطیب) بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کی تقریریں نہایت پر اثر اور مدلل تھیں۔ مفسرین کے مطابق، آپ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ سے مدین میں کچھ عرصہ قیام کے دوران ملاقات کی اور آپ کی بیٹی سے نکاح کیا(سورہ القصص: 23-28)۔

3۔ بیان توحید میں حضرت شعیب علیہ السلام کا منہج

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان ہوا کہ سورہ ہود میں **متعدد انبیاء علیہم السلام** کا ذکر ہوا ہے، جن کی دعوت کا مرکز و محور **توحید** ہے۔ ان ہی انبیاء میں سے حضرت شعیب علیہ السلام بھی ہیں۔ آپ کا قصہ اس سورت میں 84 سے 95 نمبر آیات میں بیان ہوا ہے۔ جس کی شروعات اس آیت سے ہوتی ہے: {وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا }[ھود:84] سے ہوتی ہے۔ ان ایات میں درج ذیل منہج بیان ہوا ہے۔

[11] تغرید السعایدۃ۔ "مقام النبي شعيب موقع ديني وسياحي يؤمه الزوار طوال العام"۔ جریدۃ الغد۔ 19 اگسطس 2018 کو اصل سے آرکائیو کیا گیا۔ اخذ شدہ بتاریخ 22 یونیو

Saʿāyidah, Taghrīd. "Maqām al-Nabī Shuʿayb Mawqiʿ Dīnī wa-Siyāḥī Yuʾummuhu al-Zuwwār Ṭiwāl al-ʿĀm." *Al-Ghad Newspaper*, August 19, 2018. Archived version accessed June 22.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

الف۔ تبلیغ توحید اور معاشرتی مسائل کا باہمی ربط

حضرت شعیب علیہ السلام کے منہج کی خصوصیت یہ تھی لکہ آپ نے توحید کو لوگوں کی زندگی سے جوڑ کر پیش کیا تاکہ روزمرہ کے معمالات اور مشاہدات کے ذریعے توحید کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ (ہود: 84)
>
> ترجمہ:اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ بے شک میں تمہیں خوشحال (حال میں) دیکھ رہا ہوں، اور میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

درج بالا آیت کو پیش نظر رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو دو بڑے پیغامات دیے۔ ایک توحید اور دوسرا حقوق العباد کا تحفظ۔ جیسا کہ درج بالا آیت کے الفاظ "اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ" سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ یہ دعوت ہر نبی کا پہلا اور بنیادی پیغام رہا ہے۔ دوسرا حقوق العباد کا احترام سکھاتے ہوئے حضرت شعیب علیہ السلام نے ایک ایسے عمل سے روکا جو ایک طرف توحید سے دوری پر دلالت کرتا تھا جبکہ دوسری طرف معاشرتی بدامنی اور ظلم کا باعث تھا: ناپ تول میں کمی۔ اس آیت میں ہے کہ:"وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ"یعنی ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ توحید کا پیغام صرف عبادات تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ عدل و انصاف کرے اور ان کے حقوق ادا کرے۔ تفسیر الزحیلی میں اس ایت کی وضاحت درج ذیل انداز سے کی گئی ہے۔ "ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، جو ان کے قبیلے میں نسب کے لحاظ سے بہت معزز تھے۔ انہوں نے کہا: "اے میری قوم! صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ توحید کا حکم ہے جو ایمان کی اصل ہے۔ پھر انہوں نے ناپ تول میں کمی سے روکا اور فرمایا: "ناپ تول میں کمی نہ کرو" یعنی لوگوں کے

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

حقوق نہ مارو حالانکہ تمہیں اللہ نے رزق اور مال کی فراوانی دی ہے۔ناپ تول میں کمی پر قرآن مجید میں متعدد مقامات[12] پر نقد ملتاہے۔[13]

ترجمہ: خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے، جو جب خود لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم خوشحال تھی، جیسا کہ قرآن نے فرمایا: "إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ" یعنی تمہاری حالت اچھی ہے، تمہارے پاس رزق کی فراوانی ہے۔ اس کے باوجود وہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ظلم اور بددیانتی کا تعلق صرف غربت سے نہیں، بلکہ یہ اخلاقی بیماری ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے منہج دعوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاشرتی برائی حقیقت میں رجوع الی اللہ کے ذریعے ہی جڑ سے اکھاڑی جاسکتی ہے۔ اس لیے حضرت شعیب علیہ السلام نے توحید اور حقوق العباد دونوں کو ایک ساتھ بیان کیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کا پیغام صرف عبادات نہیں بلکہ معاملات اور اخلاقیات پر بھی محیط ہے۔

ب۔ نصیحت مع التنبیہ

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم نرمی یا محبت سمجھانے کی بھرپور کوشش فرمائی۔ جب محسوس ہوا کہ مال ودولت کی محبت دلوں میں جاگزیں ہوچکی ہے تو آپ نے دنیاوی اور اخروی عذاب کے متعلق خبر دی اور نصیحت کے ساتھ ساتھ نتائج سے بھی متنبہ کیا۔ آپ نے فرمایا:

إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ[14]

---

[12] المطففین: 1-3

Al Quran, Al Mutafifeen, 1-3

[13] ملاحظہ ہو: الزحیلی (12/126)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 126

[14] ہود: 84

Al Quran, Hud: 84

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

میں تمہیں خوشحال (نعمتوں میں گھرا ہوا) دیکھتا ہوں، اور میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔

یہ آیت حضرت شعیب علیہ السلام کی بصیرت، خیر خواہی اور دعوتی حکمت کا عظیم الشان مظہر ہے۔ آپؑ ایک طرف اپنی قوم کو ان کی موجودہ حالت سے آگاہ کر رہے ہیں: "إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ" یعنی: تمہارے پاس مال و دولت، کشادگی، اور نعمتیں ہیں — اس لیے تمہیں لوگوں کا حق مارنے یا ناپ تول میں کمی کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ طمع اور لالچ تمہاری شان کے خلاف ہے۔ دوسری طرف "وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ" یعنی عذاب گھیر لینے کے خوف سے بھی مطلع فرمایا۔ یہ انداز دل کو چیر کر نصیحت کرنے والا انداز ہے۔ اس میں نہ صرف قوم کی موجودہ حالت کا اعتراف ہے بلکہ ان کے برے انجام سے خبر دار بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ در اصل دعوت توحید کے حقیقی توازن کی طرف اشارہ ہے ایک طرف توحید ربانی کی طرف بلایا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس رب کی نعمتوں کی قدر کرنا اور ان نعمتوں کو لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف سے تقسیم کرنا سکھایا جا رہا ہے، تیسری طرف ناشکری کے انجام سے بھی آگاہ کیا جا رہا ہے۔ دنیاوی معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھایا جا رہا ہے کہ جو چیز تم لیتے ہو، وہ بھی عدل سے لو۔ جو چیز تم دیتے ہو، وہ بھی انصاف سے دو۔ اور نتیجتاً توحید اور شرک کے معاملات میں انسان کو یہ بات سکھا رہے ہیں کہ اپنے حق میں بھی عقائد کے سلسلے میں عدل وانصاف کرو۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا انداز ہمیں سکھاتا ہے کہ توحید کے ساتھ ساتھ معاملات کی درستگی اور حقوق العباد کی اہمیت دین اسلام میں بنیادی درجہ رکھتی ہے۔ منہجِ ترہیب، یعنی ڈرا کر سمجھانا، شعیبی دعوتی طریقہ ہے، خاص طور پر جب قوم غفلت میں ڈوبی ہو اور دنیا کی ظاہری خوشحالی میں مغرور ہو جائے۔ صرف برے کاموں سے بچنا کافی نہیں، بلکہ اچھے کاموں میں پوری نیکی اور مکمل عدل اختیار کرنا لازم ہے۔

ج۔ ظلم اور جبر سے منتج فساد سے مطلقا روکنا

آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا ﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾[15] ترجمہ: اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو، اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو

[15] ہود: 85

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ہر قسم کے ظلم، زیادتی، اور فساد سے روکا۔ یہاں "بخس" کا مطلب ہو گا کہ کسی بھی چیز میں کمی کرنا—یہ ناپ تول تک محدود نہیں، بلکہ ہر قسم کے حق تلفی کو شامل کرتا ہے۔[16] اور اس سے منتج امور کی طرف اشارہ کیا کہ "وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ" یعنی زمین میں فساد نہ کرو—اور یہاں فساد سے مراد نہ صرف ظاہری خرابی ہے، جیسے چوری، ڈاکہ، قطعِ طریق وغیرہ، بلکہ اخلاقی اور دینی فساد بھی مراد ہے۔
خلاصۃ یہ کہا جاسکتا ہے کہ "تعثَوا" کا مطلب ہے: مسلسل، کھلم کھلا فساد کرنا۔ اور "مفسدین" کا مطلب ہے: جان بوجھ کر، ارادے کے ساتھ فساد کرنے والے۔ یعنی اگر کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو وہ معاف ہو سکتا ہے، لیکن جو لوگ نیتاً فساد کرتے ہیں، وہ سخت پکڑ میں آتے ہیں۔[17].

د۔ حلال کی ترغیب، حرام کی مذمت

آپ نے توحید کے ساتھ ساتھ حکمت کے پیش نظر حلال اور حرام کی تمیز بھی سکھانے کی کوشش کی۔ آپ نے کہا: بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ[18] ترجمہ: اللہ کی بچائی ہوئی (یعنی حلال اور جائز منافع) تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم ایمان والے ہو۔ یعنی جو حلال منافع تمہیں پورا ناپ تول کرنے کے بعد ملتا ہے، وہی تمہارے لیے "خیر" زیادہ برکت والا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔ حرام منافع وقتی ہو سکتا ہے، لیکن وہ باعثِ برکت نہیں، اور انجام کے لحاظ سے خطرناک ہے۔ یعنی اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو، حساب کتاب کو مانتے ہو، تو پھر تمہارا طرزِ عمل بدلنا چاہیے۔

Al Quran, Hud: 85

16 الزحيلي(127/12)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 127

17 المصدر السابق

Ibid.

18 ہود:86

Al Quran, Hud: 86

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ہ۔زبردستی دعوت نہیں دی جاتی

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنا منصب واضح کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کا کام سمجھانا اور وضاحت کے ساتھ پیغام پہنچانا ہے۔ لوگوں کے اعمال کے اوپر چوکیداری، نگہبانی یا نافرمانوں سے شدید سختی کرنا نہیں۔وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ[19] اسی کی وضاحت ہے۔ یعنی میں تم پر نگران نہیں ہوں (کہ زبردستی تمہیں سیدھا کر سکوں)۔ میرا کام صرف پیغام پہنچانا اور نصیحت کرنا ہے۔ میں تمہارے دل بدلنے پر قادر نہیں، نہ تمہیں زبردستی نیکی پر مجبور کر سکتا ہوں۔ تمہیں خود اللہ کے لیے عمل کرنا ہو گا، نہ کہ صرف دکھاوے کے لیے۔

و۔ قومی کاردعمل اور حضرت شعیبؑ کا موقف

آپؑ کی قوم نے آپ کی نصیحتوں کو مذاق اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ قرآن مجید میں ہے:

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ[20]

ترجمہ: انہوں نے کہا: اے شعیب! کیا تمہیں تمہاری نماز یہ حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں وہ سب کچھ جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا ہم اپنے مال میں جو چاہیں وہ نہ کریں؟ تم تو واقعی بڑے بردبار اور سمجھدار لگتے ہو (طنزاً کہا گیا)۔

یہ طنزیہ جواب تھا، جس میں حضرت شعیبؑ کی شرافت اور فہم و فراست کا مذاق اڑایا گیا۔ اس جواب سے دو قلبی یا داخلی بیماریوں کی تشخیص سامنے آئی:

پہلا۔ اندھی تقلید: "ہم اپنے باپ دادا کے طریقے نہیں چھوڑ سکتے"

دوسرا۔ حرصِ دنیا: "ہم اپنے مال میں جو چاہیں کریں گے"

[19] ہود:86

Al Quran, Hud: 86

[20] ہود:87

Al Quran, Hud: 87

OPEN ACCESS

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

جوابِ شعیب علیہ السلام نے ایک عظیم داعی کا کردار نبھاتے ہوئے نہ غصہ کیا، نہ بدلہ لیا۔ بلکہ ثابت قدمی اور حکمت سے جواب دیا۔ اور داعیان الی اللہ کو سکھایا کہ داعی کبھی اپنے جذبات میں بہہ کر بدزبان یا مایوس نہیں ہوتا۔ وہ قول و فعل میں یکساں ہوتا ہے — جو کہتا ہے، اس پر خود بھی عمل کرتا ہے۔ وہ عزت سے دعوت دیتا ہے، بے عزتی یا تذلیل نہیں کرتا۔ چاہے قوم کا رویہ سخر اور طنز پر مبنی ہی کیوں نہ ہو شعیبؑ کا انداز کے مطابق داعی کو اخلاص، استقامت، اور حکمت سے کام کرنا چاہیے۔

ز۔ توحید کے تقاضوں کا عملی نفاذ اور دعوت کی عدم مخالفت

حضرت شعیبؑ عبادت گزار اور مخلص انسان تھے، اسی لیے ان کی قوم نے ان کی نماز کا مذاق اڑاتے ہوئے طعنہ دیا کہ: قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ[21] ترجمہ: کہنے لگے: اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہ حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں وہ (معبود) جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ یا یہ کہ ہم اپنے مال میں جو چاہیں، وہ نہ کریں؟ بے شک تُو تو بردبار اور سمجھدار ہے (یہ بھی طنزاً کہا گیا)۔ یہ جملہ مذاق اور توہین پر مبنی تھا۔ وہ دین کی نصیحت کو ذاتی مذہبی سرگرمی (یعنی نماز) کا نتیجہ کہہ کر غیر سنجیدہ بنا رہے تھے۔ اس طعن کے جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام نے نہایت پر حکمت بات کہی:

يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ[22]

ترجمہ: اے میری قوم! بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے پاکیزہ روزی عطا فرمائی ہو؟ (تو کیا میں غلط کاموں میں تمہارا ساتھ دوں؟) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس چیز سے میں تمہیں روکتا ہوں، خود اس کی مخالفت کروں۔ میں تو جہاں تک بن پڑے، اصلاح ہی چاہتا ہوں، اور میری کامیابی صرف اللہ کے ساتھ ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

---

[21] ہود: 87

Al Quran, Hud: 87

[22] ہود: 88

Al Quran, Hud: 88

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

یعنی ایک داعی کو سب سے پہلے خود اپنے عمل سے ہدایت کی راہ کے لیے مثال بننا چاہیے۔ حضرت شعیبؑ نے کہا کہ میں وہی بات تم سے کہتا ہوں جس پر خود بھی عمل کرتا ہوں، اور میں منافقت نہیں کرتا۔ جبکہ راہ حق میرے نزدیک واضح ہو چکے ہے تو اب اس کی مخالفت کرنا بھی سراسر غلط ہوگا۔[23]

ح۔ تاریخ سے عبرت پکڑنا اور دعوت کو ذاتیات سے دور رکھنا

حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی تاریخی طرز استدلال پیش کرتے ہوئے سابقہ امتوں اور ان کے عروج وزوال کی داستانیں پیش کیں۔ قرآن مجید میں ہے:

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ[24]

ترجمہ: اور اے میری قوم! ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھ اختلاف اور دشمنی تمہیں اس انجام تک پہنچا دے جیسا کہ قومِ نوح، ہود، اور صالح کو پہنچا، اور قومِ لوط کا واقعہ بھی تم سے کچھ دور نہیں۔

اس آیت کا بغور مطالعہ کیا جائے ت آپؑ نے دعوت کو جذباتی جھگڑے کا مسئلہ نہیں بنایا، بلکہ انہیں ماضی کی قوموں کے انجام کی طرف متوجہ کیا۔ قومِ لوط کی تباہی زمانی اور مکانی اعتبار سے ان کے قریب تھی — مگر وہ عبرت حاصل نہ کر سکے۔

ط۔ رجوع اور توبہ کی تلقین اور تبشیر پیش کرنا

آپؑ نے سختی کے فوراً بعد ہی سر تسلیم خم کرنے اور توبے کے ذریعے رجوع کرنے والوں یعنی مومنین اور مسلمین کے لیے خوش خبری بھی بیان کی اور کہا: وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ[25] ترجمہ: اور اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کی طرف توبہ کرو۔ بے شک میرا رب بہت رحم والا اور محبت کرنے والا ہے۔

[23] الزحيلي (12/129)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 126

[24] ہود: 89

[25] ہود: 90

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ی۔ تکالیف کے باوجود حق پر قائم رہنا

باوجود اس کے کہ قوم نے مسلسل تکذیب کے ساتھ ساتھ آپ کی تذلیل کی اور دھمکیاں دیں آپ حق پر ثابت قدم رہے۔ آیتِ مبارکہ:

يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ[26]

ترجمہ: اے شعیب! ہم بہت سی باتیں جو تم کہتے ہو، ان کو سمجھتے ہی نہیں، اور ہم تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں، اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے، اور تم ہمارے لیے کوئی عزت والے نہیں ہو۔

قوم کی جانب سے جب شعیبؑ کی دعوتِ الی التوحید اور اس کے مضبوط دلائل کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو قوم نے ان کے خطاب کو بے معنی کہا، آپ کو ظاہری اسباب کی بنا پر کمزوری کا طعنہ دیا، آپ کی کے خاندان کو تسلیم کیا کہ صرف ان کے خاندان کی وجہ سے وہ بچے ہوئے اور محفوظ ہیں۔ یہ اندازِ گفتگو منطقی جواب کی بجائے جذباتی، جارحانہ، اور توہین آمیز تھا۔[27] آپ نے تمام تر امور کو پس پشت ڈالا اور توحید کی دعوت پر استقامت کی نظیر بنے رہے۔

ک۔ توحید کے لیے توبیخ، ترھیب، اور اللہ کی صفات کا بیان

یہ انداز بیان سورہ ہود کی آیت 92 میں بیان ہوا ہے۔ ارشاد ہے:

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ[28]

Al Quran, Hud: 90

[26] هود:91

Al Quran, Hud: 91

[27] الزحيلي (130/12)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 126

[28] هود:92

Al Quran, Hud: 92

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ترجمہ: شعیبؑ نے کہا: اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہیں اللہ سے زیادہ عزیز ہے؟ اور تم نے اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا؟ بے شک میرا رب تمہارے اعمال کو پوری طرح گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

درج بالا آیت کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا شعیبؑ نے ان کو غفلت پر ملامت کی، اور انہیں متنبہ کیا کہ اللہ اور اس کے خوف کو کو چھوڑ کر میرے خاندان کا لحاظ رکھ رہے ہو!؟ حالانکہ دونوں کا تقابل نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ اللہ رب العزت کی اوصاف میں علو یعنی بلندی اور نگرانی ہے۔ جبکہ وہ ہی محیط یعنی تمہارا تمام جہات سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور یومِ عذاب کے ذریعے حقیقی فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور متنبہ کیا کہ "اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ" [29] ترجمہ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو، میں بھی اپنی جگہ عمل کرتا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ اس آیت میں ایک چیلنج کیا گیا اور انہیں ان کے عمل کے نتائج سے متعلق متنبہ کیا گیا۔ اس سے داعی کی ثابت قدمی، اعتماد، اور عزم ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے خاندان کی وجہ سے نرمی کرنا قوم کی طرف سے دلائل کا مقابلہ کرنے سے عاجزی کو بیان کرتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف قوم کی طرف سے دلائل اور حجج کا مقابلہ برا بھلا کہنے اور سفاہت کے الزام سے کیا جارہا تھا۔ جو درست انداز نہیں تھا۔ [30]

ل۔ کفار پر عذاب اور مومنین کی نجات

جب قوم اپنے اسی رویہ پر قائم رہی تو منکرین پر سخت عذاب آیا اور اللہ نے اپنے کرم سے مومنین کو نجات بخشی۔ آیات 94 اور 95 میں ہے:

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ۔ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ [31]

---

[29] ھود:93

Al Quran, Hud: 93

[30] الزحيلي (12/130)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 130

[31] ھود:94–95

Al Quran, Hud: 94-95

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ترجمہ: جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب اور ان کے ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دی، اور جنہوں نے ظلم کیا انہیں ایک زور دار چیخ نے پکڑ لیا، پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا وہ کبھی ان میں آباد ہی نہ تھے۔ سن لو! مدین والے بھی ایسے ہی دور کر دیے گئے جیسے ثمود والے۔

قوم شعیب پر عذاب کا تذکرہ یہاں سورہ ہود میں "الصیحۃ" (زور دار چیخ) جبکہ سورہ اعراف میں "الرجفۃ" (زلزلہ) اور سورہ شعراء میں "عذاب یوم الظلۃ" (بادل والا عذاب) معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے مال و دولت میں فراوانی کے باوجود مالی حقوق میں ظلم اور توحید پر دلائل کی کثرت کے باوجود سخت نافرمانی کرنے اور نبی اللہ کی تضحیک کرنے کی وجہ سے یہ تینوں عذاب اسی ایک قوم پر آئے، جس سے ان کی بد عملی کی شدت اور ضد ظاہر ہوتی ہے۔ قول ابن عباس: اللہ تعالیٰ نے دو قوموں (قومِ صالح اور قومِ شعیب) کو ایک جیسے عذاب میں ہلاک کیا، قوم صالح کو چیخ کی آواز نے نیچے سے گھیرا جبکہ قوم شعیب کو اوپر سے۔[32]

4۔ نتائج تحقیق اور سفارشات

اس تحقیق کی تکمیل پر درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1۔ دعوتِ انبیاء جامع ہوتی ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی دعوت صرف عبادات یا عقائد تک محدود نہیں، بلکہ وہ زندگی کے ہر شعبے کی اصلاح کرتی ہے۔ حضرت شعیبؑ نے قوم کو توحید کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں انصاف کی بھی دعوت دی۔

2۔ ظلم اور بد عملی پر دنیاوی عذاب آتا ہے۔ قومِ مدین کی طرح جو قوم ظلم، دھوکہ دہی، اور گناہوں میں مبتلا رہے اور انبیاء کی بات نہ مانے، اللہ تعالیٰ کا عذاب اس پر دنیا میں بھی نازل ہو سکتا ہے۔

3۔ اللہ پر توکل، دعوتِ دین کی بنیاد ہے۔ انبیاء نے دعوتِ دین میں لوگوں کی مخالفت اور طعن و تشنیع کے باوجود صبر کیا اور اللہ پر مکمل توکل رکھا، حتیٰ کہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا انتظار کرتے رہے۔

---

[32] الزحیلی (132/12)

al-Zuḥaylī, v. 12, p. 132

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

4۔ جہالت اور ضد، ہدایت کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ قوم شعیب نے دلیل کی بجائے ضد، تکبر اور جہالت سے کام لیا۔ اسی طرح آج بھی ضدی رویے انسان کو حق سے دور کر دیتے ہیں۔

5۔ انبیاء کی تعظیم دین کا بنیادی اصول ہے۔ انبیاء کی توہین یا ان پر تنقید اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جو شخص یا قوم انبیاء کی توہین کرے، وہ اللہ کی لعنت اور غضب کی مستحق ہے۔

یہ تحقیق درج ذیل سفارشات کرتی ہے۔

1۔ دعوتِ دین میں جامعیت اختیار کی جائے۔ دینی تعلیم و تبلیغ میں صرف عبادات ہی نہیں، بلکہ معاشرتی اور اقتصادی اصلاحات کو بھی شامل کیا جائے، تاکہ دین کا مکمل پیغام عام ہو۔

2۔ حقوق العباد پر خاص زور دیا جائے۔ مساجد، مدارس، خطبات اور دروس میں توحید کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ناپ تول، دیانت، عدل، اور امانت جیسے معاملات میں بھی شریعت کی تعلیم دی جائے۔

3۔ داعیانِ دین حلم و حکمت کے ساتھ گفتگو کریں۔ حضرت شعیبؑ کی طرح آج کے داعی کو بھی چاہیے کہ وہ غصہ یا سختی کے بجائے حلم، دانش اور دلیل کے ساتھ بات کریں تاکہ مخاطب متاثر ہو۔

4۔ انبیاء کی عزت و حرمت کا خیال رکھا جائے۔ تعلیمی نصاب، میڈیا، اور سوشل پلیٹ فارمز پر انبیاء کی عزت کو یقینی بنایا جائے اور توہینِ انبیاء کے خلاف سخت رویہ اختیار کیا جائے۔

5۔ دعوت کے کام میں صبر و استقامت اپنائی جائے۔ داعی حضرات کو حضرت شعیبؑ کی سیرت سے سبق لیتے ہوئے دعوتی محنت میں ثابت قدمی، اخلاص اور اللہ پر توکل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

المصادر والمراجع

Al-Qurʾān al-Karīm

محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى:279هـ)، سنن الترمذي، تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (ج-1، 2)، ومحمد فؤاد عبد الباقي (ج-3)، وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (ج-4، 5)، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي– مصر، الطبعة:الثانية،1395هـ–1975م

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

Muḥammad ibn ʿĪsā ibn Sawrah ibn Mūsá ibn al-Ḍaḥḥāk al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, eds. Aḥmad Muḥammad Shākir (vols. 1–2), Muḥammad Fuʾād ʿAbd al-Bāqī (vol. 3), and Ibrāhīm ʿAṭwah ʿAwaḍ (vols. 4–5), 2nd ed. (Cairo: Maktabat wa-Maṭbaʿat Muṣṭafá al-Bābī al-Ḥalabī, 1975), 5:255, ḥadīth no. 3297.

أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)، تفسير القرآن العظيم، المحقق: سامي بن محمد سلامة الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة: الثانية 1420هـ - 1999م

Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar ibn Kathīr al-Qurashī al-Baṣrī thumma al-Dimashqī, Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm, ed. Sāmī ibn Muḥammad Salāmah, 2nd ed. (Riyadh: Dār Ṭaybah li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1999), 3:401.

محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي (المتوفى: 1393هـ) تفسير التحرير والتنوير الناشر: الدار التونسية للنشر – تونس، سنة النشر: 1984هـ

Muḥammad al-Ṭāhir ibn ʿĀshūr, *Al-Taḥrīr wa-al-Tanwīr* (Tunis: al-Dār al-Tūnisiyya li-al-Nashr, 1984), 11:312.

Ibn ʿĀshūr, Muḥammad al-Ṭāhir ibn Muḥammad ibn Muḥammad al-Ṭāhir. Al-Taḥrīr wa-al-Tanwīr. Tunis: al-Dār al-Tūnisiyya li-al-Nashr, 1984. Vol. 11, p. 312–314.

تغريد السعايدة۔ "مقام النبي شعيب موقع ديني وسياحي يؤمه الزوار طوال العام"۔ جريدة الغد۔ 19 أغسطس 2018 کو اصل سے آرکائیو کیا گیا۔ اخذ شدہ بتاریخ 22 یونیو

Saʿāyidah, Taghrīd. "Maqām al-Nabī Shuʿayb Mawqiʿ Dīnī wa-Siyāḥī Yuʾummuhu al-Zuwwār Ṭiwāl al-ʿĀm." Al-Ghad Newspaper, August 19, 2018. Archived version accessed June 22.

دوهبة بن مصطفى الزحيلي، التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج، الناشر: دار الفكر المعاصر – دمشق، الطبعة: الثانية، 1418هـ

al-Zuḥaylī, Wahbah ibn Muṣṭafá. Al-Tafsīr al-Munīr fī al-ʿAqīda wa-al-Sharīʿa wa-al-Manhaj. 2nd ed. Damascus: Dār al-Fikr al-Muʿāṣir, 1418 AH. Vol. 12, pp. 124–132.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/